ایگریکلچر مارکیٹنگ

راؤنڈ اپ - دسمبر 2006

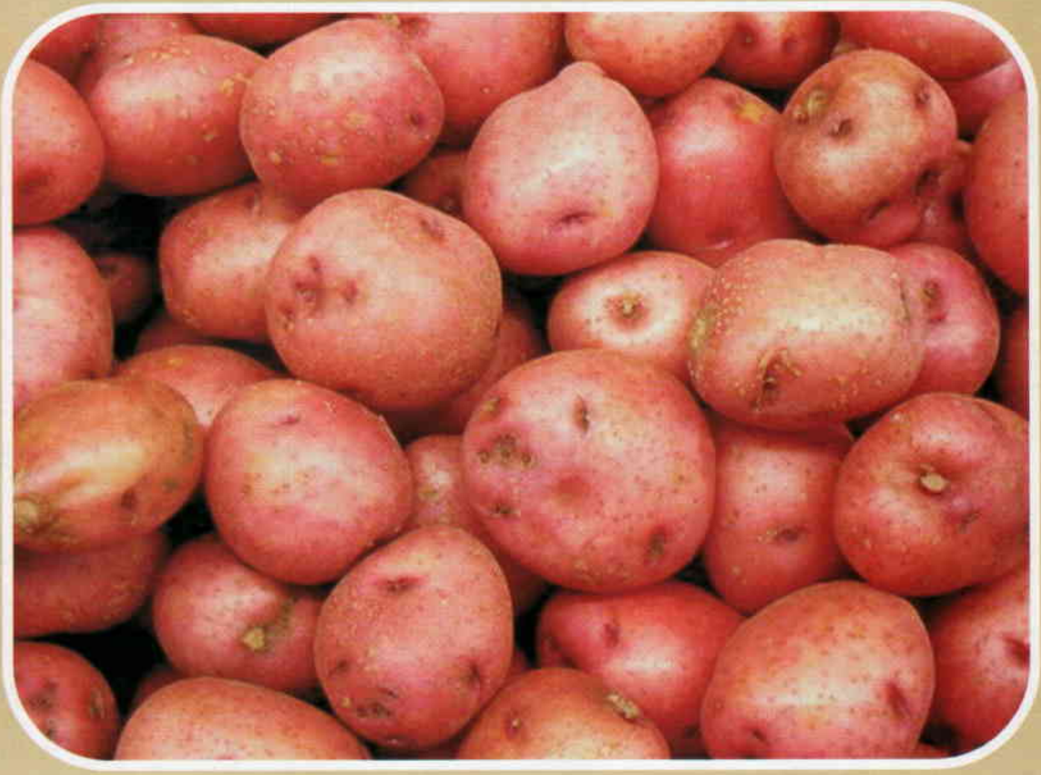

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21-ڈیوس روڈ لاہور

فون نمبر: 042-9201094-9200754 ویب سائٹ: www.punjabagmarket.info

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

زرعی اجناس کی پیداوار کا معاملہ صنعتی اشیاء سے یکسر مختلف ہے۔ صنعتی اشیاء کی پیداوار کو طلب اور منڈی میں قیمت کے مطابق کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ تمام زرعی اجناس کی صورتحال مختلف ہے۔ ایک کاشتکار کے کسی فصل کیلئے مختص کردہ رقبہ کے فیصلہ کے ساتھ ہی آئندہ پیداوار کی قیمت کا تعین ہوجاتا ہے فصل بعداز کاشت یقینی طور پر منڈی میں آئے گی۔ ایک بڑی فصل منڈی میں آنے پر اس جنس کی مجموعی رسد طلب سے بڑھ جاتی ہے نتیجہ کے طور پر اس کی قیمت گر جاتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ پیداواری لاگت سے بھی کم ہوجاتی ہے۔ اسطرح جب کسان کو اسکی جنس کی قیمت پیداواری لاگت سے کم ملے گی تو آئندہ سال وہ اس فصل کیلئے کم رقبہ زیر کاشت لائے گا۔

درج ذیل عناصر قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باعث بنتے ہیں:-

- پیداواری عناصر کی قیمتوں میں تغیر
- پچھلے سال کی قیمتیں
- ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پیداوار میں فرق
- موجودہ بین الاقوامی قیمتیں
- قیمتوں کے بارے حکومتی حکمتِ عملی
- صارف کی ترجیح

ان تمام مشکلات کے تدارک کیلئے محکمہ زرعی مارکیٹنگ حکومت پنجاب نے ایک نئے ترقیاتی منصوبہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کے قیام کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت کاشتکاروں اور زراعت سے منسلک تمام کاروباری حضرات کو مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی تازہ ترین قیمتوں اور دیگر معلومات کے بارے میں صحیح اور بروقت اطلاعات فراہم کی جارہی ہیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل ذرائع استعمال کیے جارہے ہیں۔

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

- زرعی مارکیٹنگ کی ویب سائٹ کا قیام www.punjabagmarket.info
- تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس
- سیمینار اور ورکشاپس
- کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ
- زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب
- ٹال فری فون نمبر 0800-51111

زراعت سے تعلق رکھنے والے تمام حضرات سے التماس ہے کہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن کی مندرجہ بالا خدمات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔

ناظم زراعت
(معاشیات وتجارت) پنجاب لاہور

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

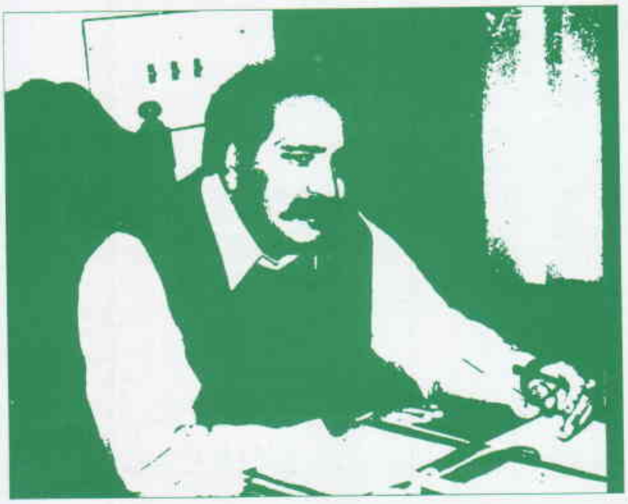

صوبائی وزیر برائے زرعی مارکیٹنگ

جناب سید اختر حسین رضوی کا پیغام

جناب سید اختر حسین رضوی نے اسی ماہ وزارت زرعی مارکیٹنگ پنجاب کا قلمدان سنبھالا ہے۔اور انہوں نے فرمایا ہے کہ صوبہ پنجاب میں منڈیوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے حکومت نے موجودہ حالات کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے 18 شہروں میں واقع غلہ، پھل وسبزی منڈیاں شہر سے باہر کھلی جگہوں پر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ زرعی مارکیٹنگ نے ایسی منڈیوں کی نشاندہی کا کام مکمل کرلیا ہے۔جن کی وجہ سے آلودگی اور ٹریفک کے مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ان میں غلہ منڈی رحیم یار خان، اوکاڑہ، گوجرانوالہ، ملکہ ہانس، بونگہ حیات اور چک مدرسہ شامل ہیں۔جبکہ پھل وسبزی منڈی گجرات، بھلوال، سمندری، تلہ گنگ، سیالکوٹ، پسرور، بھیرہ، بھکر، شیخوپورہ، سلانوالی، الہ آباد، چک جھمرہ، وزیر آباد اور بہاولپور شامل ہیں۔ان شہروں میں شہری زندگی کو آلودگی سے بچانے کیلئے منڈیوں کی منتقلی ناگزیر ہے۔اس مقصد کیلئے زرعی مارکیٹنگ فنڈ بورڈ پنجاب سے بھی رقم حاصل کی جائے گی۔

انہوں نے مزید کہا کہ محکمہ زرعی مارکیٹنگ غلہ منڈیوں اور پھل وسبزی منڈیوں میں صفائی اور جدید سہولیات کی فراہمی کیلئے بھی کوشاں ہے۔اس مقصد کیلئے پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں کو زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کے تحت قائم شدہ ویب سائٹ کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک کیا جارہا ہے۔اس کے علاوہ منڈی میں آنے والے کاشتکار کو اس کی فصل کا بہتر معاوضہ دِلانے کیلئے پنجاب بھر کی بڑی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ بھی نصب کئے جارہے ہیں۔تاکہ کاشتکار کو پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جنس کی قیمت کے بارے آگاہی ہوسکے۔اور جہاں وہ بہتر سمجھے اپنی جنس لاکر فروخت کر کے اسکی صحیح قیمت حاصل کرسکے۔

مزید برآں گنے کی کرشنگ کے دِنوں میں کسانوں کو درپیش رہائش کے مسائل کو دور کرنے کیلئے برادرز شوگر مل چونیاں، اشرف شوگر مل بہاولپور اور کوہِ نور شوگر مل خوشاب میں کسان گھر تعمیر کئے گئے ہیں۔جبکہ حسیب وقاص شوگر مل ننکانہ صاحب اور عبداللہ شوگر مل حجرہ شاہ مقیم میں آئندہ تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔انہوں نے مزید فرمایا کہ پنجاب بھر میں دیگر تمام شوگر ملز کو بھی کسان گھر کی تعمیر کیلئے جگہ مہیا کرنے کیلئے کہا گیا ہے، تاکہ وہاں جلد از جلد کسان گھر تعمیر کر کے کسانوں کو یہ سہولت بہم پہنچائی جائے۔

آلو کی پیداوار اور تجارت

تعارف

آلو کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ پوری دنیا میں آلو کو کچن آئٹم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی آلو کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ آلو کی فی ایکڑ آمدنی اور غذائیت دوسری فصلوں کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ ہے۔ قدرت نے زراعت کے لیے ہمارے ملک کو سازگار موسمی حالات سے نوازا ہے۔ لہذا ساحلِ سمندر سے لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں تک آلو کی کاشت ہوتی ہے۔ میدانی علاقوں میں آلو کی دو فصلیں بہاریہ اور خزاں جبکہ پہاڑی علاقے میں بھی موسمِ گرما میں ایک فصل کاشت ہوتی ہے۔

تاریخ

آلو کا آغاز صدیوں پہلے جنوبی امریکہ کے پہاڑی علاقوں سے ہوا جہاں آٹھ ہزار سال سے زائد عرصہ سے اس کو کاشت کیا جا رہا ہے۔ سولہویں صدی عیسوی میں اسپین کے سیاح اس کے پودے کو یورپ میں لائے۔ آغاز میں یہ قحط کے دوران غذائی قلت کو دور کرنے کیلئے کاشت کیا گیا۔ لیکن بعد میں یہ "بنیادی خوراک" کی شکل اختیار کر گیا۔

غذائی اہمیت

غذائیت کے اعتبار سے آلو کو مکمل غذا بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں نشاستہ کی بڑی مقدار کے علاوہ وٹامن معدنی نمکیات اور لحمیات پائے جاتے ہیں۔ ایک درمیانی جسامت کے آلو میں عام شخص کی روزانہ کی وٹامن سی کی ضرورت کی نصف مقدار موجود ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری نشاستہ دار غذائی اجناس میں وٹامن سی بالکل نہیں پایا جاتا۔ ابلے ہوئے آلو میں مکئی کی نسبت زیادہ پروٹین اور تقریباً دوگنا مقدار میں کیلشیم پایا جاتا ہے۔

کاشت اور برداشت

ملک میں آلو کی کاشت بڑے وسیع پیمانے پر ہوتی ہے۔ جس سے خاطر خواہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ آلو کی پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ جو کہ ملک کی کل پیداوار کا 86 فیصد ہے۔ صوبہ پنجاب میں آلو کی فصل درمیانی قسم کی میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو زیادہ کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں آلو کی تین فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ میدانی علاقوں میں اس کی دو فصلیں یعنی موسمِ بہار اور موسمِ خزاں جبکہ پہاڑی علاقوں میں صرف موسمِ گرما کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ درج ذیل شکل میں آلو کے زیرِ کاشت رقبہ اور پیداوار صوبہ وار ظاہر کی گئی ہے۔

کاشت کردہ رقبہ — "000" ایکڑ

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	215.23	1.98	23.48	10.13	250.80
2001-02	226.60	0.99	23.23	9.14	259.96
2002-03	252.55	0.74	24.71	8.15	286.15
2003-04	239.94	0.98	23.23	6.92	271.07
2004-05	244.04	0.84	23.70	8.08	276.66